ٹیلیفون
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵
روزنامہ الفضل قادیان
دو شنبہ
جلد ۳۳ | ۳ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۲۲ رجب ۱۳۶۴ ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۵۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

باقی اہل بیت اور خدام بخیریت ہیں۔

قادیان ۲ ماہ وفا آج صبح نو بجے حضرت مرزا شریف احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سب بخیریت پہنچ گئے ہیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲ رجب ۱۳۶۴ ھ

رمضان میں کھانڈ کی ضرورت

(از ایڈیٹر)

پنجاب کی طرف سے اخبارات پڑھ کر حیرت ہوئی کہ اب کے رمضان میں کھانڈ زائد نہ دی جائیگی۔ حالانکہ اس دفعہ رمضان گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ گرمی کے ایام میں شروع ہو رہا ہے۔ گزشتہ سالوں میں اگرچہ تمام لوگوں کو کھانڈ اتنی تو میسر نہ آسکتی تھی۔ جس کی ایک اوسط درجہ کے مسلمان کو رمضان میں ضرورت ہوتی ہے تاہم رمضان اور پھر عید کے لئے کچھ نہ کچھ کھانڈ زائد دی جاتی تھی۔ مگر اس سال اتنی کھانڈ بھی مہیا نہ کرسکنا جتنی گزشتہ سالوں میں دی گئی۔ نہایت نامناسب امر ہے۔ اس قدر گرمی میں جتنی کہ اس دفعہ رمضان کے ایام میں ہوگی۔ ہر روزہ دار کو پیاس کی شدت محسوس ہونا لازمی بات ہے۔ اور ایسی پیاس میں تھوڑا بہت شربت بہت کچھ راحت اور آرام کا باعث ہوسکتا ہے۔ پھر یہ ایک آدھ دن کی بات نہیں۔ بلکہ مسلسل ایک ماہ تک روزے رکھنے ہوتے ہیں۔ ان حالات میں نہایت ضروری ہے کہ حکومت روزے داروں کے لئے کچھ نہ کچھ زائد کھانڈ کا انتظام کرے ابھی چند دن ہوئے حکومت پنجاب سکھوں کے جوڑ میلہ کی تقریب پر سکھوں کو ایک بہت بڑی مقدار میں کھانڈ دے چکی ہے اسی طرح ہندوؤں کو پوران ماشی اور دیوالی وغیرہ تقریبوں پر کافی کھانڈ دیا کی جاتی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کو رمضان کے مذہبی فرض کی ادائیگی میں سہولت پیدا کرنے کے لئے زائد کھانڈ نہ دی جائے۔

آریہ سماج اور وید

پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج نے آریوں کے لئے ایک اصل یہ قرار دیا ہے۔ کہ "وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" لیکن اس پر جہاں تک عمل ہورہا ہے۔ اس کا اندازہ اخبار "آریہ گزٹ" کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے:-

"ہر ایک آریہ بچے دنر ناری نے ان شبدوں کو بیسیوں دفعہ پڑھا۔ اور سنا ہوگا مگر افسوس کا مقام ہے ہم نے وید کی طرف پوری توجہ نہیں دی"

پھر لکھا ہے:- "وید آریہ سماج کی جان ہے۔ جیسے جسم بغیر روح کے مردہ ہے ویسے وید کے بغیر آریہ سماج زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس کے بغیر یہ صفر کے برابر ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا ہمارا دھرم ہے۔ اور ہم اس پرم دھرم کی طرف سے بالکل غافل ہیں"

اس غفلت کی بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وید جس زبان میں ہیں وہ آج نہیں بلکہ آج سے ہزاروں سال قبل نہ دنیا کے کسی حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ اور نہ اس کے جاننے والے اب ہندوؤں میں موجود ہیں اور جو لوگ ان کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کے بیانات میں اس قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ حقیقت کا پتہ لگانا محال ہے۔ مثلاً وید کے منتروں کے ساتھ جن رشیوں اور دیوتاؤں کے نام درج ہیں۔ ان کے متعلق ہزاروں برس سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے۔ کہ وہ وید منتروں کے رشی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کہتا ہے کہ وہ ان منتروں کے کرتا نہیں بلکہ درشٹا ہیں۔ یعنی ان رشیوں نے اپنے گیان یوگ کے بل سے وید منتروں کے ارتھوں کو دنیا پر پرگھٹ کیا۔ پھر کچھ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وید تاریخ مت مبرا ہیں۔ دریاؤں پہاڑوں اور انسانوں کے نام ان میں نہیں آتے۔ اور یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ "اگر وید میں اتہاس ثابت ہوجائے۔ تو وید سرشٹی کے آدھ میں ابتدائے عالم میں نازل نہیں ہوسکتے۔ اور ایشوری کلام بھی نہیں ہوسکتے" لیکن شروع ہی سے بڑے بڑے رشی ویدوں میں تاریخ وغیرہ مانتے چلے آئے ہیں۔ حتیٰ کہ پچھلے دنوں اخبار پربھات نے لکھا تھا۔ کہ پنجاب کے کئی مقامات کا ذکر رگ وید میں موجود ہے

جب اس قدر وید کے متعلق اختلافات وید کے ماننے والوں میں پائے جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ان کا ترجمہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اور جب ان کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو اسے سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا محال ہے۔ ان حالات میں آریہ سماجی اعتقادی طور پر بیشک ویدوں کو ایشوریہ گیان مانتے رہیں۔ مگر عملی طور پر وید انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ خود پنڈت دیانند جی نے بھی ویدوں سے سمجھنے میں اور ان پر عمل کرنے میں آریوں کے لئے کوئی آسانی نہیں پیدا کی۔ بلکہ بعض ایسی مشکلات پیدا کر گئے ہیں جن کا حل آریوں کے پاس کوئی نہیں مثلاً نیوگ کی تعلیم۔ آریہ آج تک اس کی طرف رخ نہیں کرتے۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ ویدوں کی ایسی تعلیم جو پنڈت دیانند جی نے پیش کی۔ اسے بھی آریہ قابل عمل نہیں سمجھتے غرض آریوں کے لئے ویدوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

گنج مغلپورہ کا دیانتدار تھانیدار

چونکہ گنج مغلپورہ کے تھانہ کے انچارج سکھ تھانیدار صاحب نے وہاں کے آمادہ بہ فساد غیر احمدیوں کو مٹھی بھر احمدیوں پر اس وقت حملہ نہیں کرنے دیا۔ جب احمدی اپنی مسجد میں جلسہ کر رہے تھے۔ اس لئے عوام کی رو میں بہہ جانے والے اور حق و ناحق کی پرواہ نہ کرنے والے مسلمان اخبارات اس کے خلاف بالکل غلط اور بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔ اور اخبار

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

"انقلاب" نے اس سے بھی آگے قدم بڑھا کر یہ مشورہ دینا ضروری سمجھا ہے کہ "گنج مغلپورہ کے احمدیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دلیپ سنگھ احمدی نہیں ہے۔ وہ جب ان موقعہ پائے گا۔ احمدیوں کے ساتھ اس سلوک سے بھی بدتر سلوک روا رکھے گا۔ جو غیر احمدیوں سے کیا گیا اس لئے وہ اس کی حمایت سے باز ہی رہیں تو اچھا ہے۔"

مگر سوال یہ ہے کہ جب "انقلاب" وغیرہ کو معلوم ہے کہ دلیپ سنگھ احمدی نہیں۔ تو پھر اس پر احمدیوں کی بے جا حمایت اور طرفداری کا کیوں الزام لگایا جا رہا ہے۔ ہم تو کسی احمدی تھانیدار کے متعلق یہ نہیں سمجھتے کہ وہ کسی موقعہ پر احمدیوں کی بے جا حمایت کر سکتا ہے۔ مگر ایک سکھ تھانیدار پر اس قسم کا الزام لگانا انتہا درجہ کی بیہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ اسے اس بات کی کیا ضرورت تھی۔ کہ احمدیوں کی بے جا حمایت کر کے عوام کو اپنے خلاف شور مچانے کا موقعہ دیتا۔ ایسے موقعہ پر اس قسم کی جرأت اور دلیری وہی افسر کر سکتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کا دیانتدار اور غیر جانبدار ہو۔ اور اسی بنا پر خطرے میں گھرے ہوئے قلیل التعداد احمدیوں کے خلاف فتنہ و فساد پر آمادہ لوگوں کو نہایت حکمت عملی کے ساتھ تھانیدار موصوف نے باز رکھا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس کے خلاف کوئی حق پسند آواز اٹھانے کی ضرورت سمجھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر لاہور کے متعلق اشد ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ میں حسب ذیل اعلان کر دوں۔ لیکچر لاہور "اسلام میں اقتصادیات کی تعلیم" پانچ ہزار شائع کیا جائے اور ذیل کی قیمتیں اسٹر کی جائیں۔

ایک ہزار یا زیادہ خریدنے والے کو فی نسخہ ۹ر
پانسو سے ہزار تک خریدنے والے کو فی نسخہ ۱۰ر
ایک سو سے پانچ سو تک " " ۱۱ر
دس سے سو تک " " ۱۱ر
اس سے کم کے لئے " " ۱۲

(ذوالفقار علی خان انچارج بکڈپو)

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحسب فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جائیگی۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

لجنہ اماء اللہ کا ضروری اعلان

لجنہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کے دیگر شعبہ جات کے ساتھ "شعبہ تبلیغ" بھی کھولا جائے اس شعبہ کی سیکرٹری خاکسار کو منتخب کیا گیا ہے۔ بیرونی لجنہ اماء اللہ کی تمام سیکرٹریوں سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں باقاعدہ تبلیغی کارروائی بھی درج فرمایا کریں۔

نیز اس شعبہ کی ترقی و اشاعت کے متعلق جو ضرورت درپیش ہو۔ اس کے متعلق بھی عاجزہ سے خط و کتابت کی جائے۔ امۃ اللہ خورشید بنت مولوی ابوالعطاء صاحب بیت العطاء محلہ دارالعلوم قادیان

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ

اخبار الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں احباب جماعت سے جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ احباب فوری توجہ فرما کر ممنون کریں۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام چوتھا لیکچر

"نظام کائنات اور سائنس کی حدود"

بفضلہ تعالیٰ مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام اس وقت تک معلومات عامہ کے سلسلے میں تین تقاریر ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں چوتھی تقریر ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی پی۔ ایچ ڈی۔ "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" کے موضوع پر مورخہ ۴ وفا ۱۳۲۴ش / جولائی ۱۹۴۵ء کو بروز چہار شنبہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب فرمائینگے۔ انشاء اللہ آلہ نشر الصوت کا انتظام ہوگا۔ بعد میں تشریحی سوالات کا موقعہ بھی دیا جائیگا۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ براہ کرم بروقت تشریف لا کر مستفید ہوں۔

خاکسار خلیل احمد نائب سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

شیعوں نے اپنے جلسہ میں کیا کہا

قادیان میں ۲۹-۳۰ جون اور یکم جولائی کو شیعوں نے جلسہ کیا جس میں قادیان کے نام کے مسلمانوں نے مقدور بھر ان کی امداد کی۔ جیسا کہ اس تبرا باز فرقہ کی عادت ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی مقدس ہستیوں کے خلاف بے حد بدزبانی اور بے جا اعتراضات سے کام لیا۔ اور مظلوم کے پیرو کہلا کر ظالمانہ انداز میں خدا کے برگزیدوں کی شان میں گستاخی و بے باکی کا مظاہرہ کیا۔

حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے متعلق ان کا جو عقیدہ ہے اسے کوئی سچا مسلمان پسند نہیں کر سکتا۔ اس جلسہ میں انہوں نے تقیہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے غالیانہ عقاید کا اظہار کیا۔ اور نظم و نثر میں اپنی مشرکانہ عقیدت کو بیان کیا۔ حضرت علیؓ کے متعلق کہا کہ وہ معراج کی رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آسمان پر پہنچ گئے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور کے پردہ کے پیچھے سے انہوں نے ہی کلام کیا تھا (نعوذ باللہ) اس رات آپ کو معلوم ہوا کہ وحی کا اصل مقام کیا ہے۔ ایک شعر میں ان کی پیدائش کے متعلق کہا ؎

پیدا جو نہ ہوتے بیت اللہ میں وجہ اللہ
رہ جاتا یونہی کعبہ بت خانہ کا بت خانہ

حضرت امام حسینؓ کے مقام کے متعلق کہا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام سے بلند ہے کیونکہ وہ صرف ایک قربانی کیلئے تیار ہوئے اور امام مظلوم نے بہتر کی قربانی ادا کی۔ اسی طرح کہا کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو آپؓ کی اس ادا کا (نعوذ) نے قاتل کو دیکھ کر گریبان کھول دیا علم ہو جاتا تو وہ اپنا گلہ کاٹ لیتے۔ اسی طرح جھوٹی روایات اور غلط استنباط کے ذریعہ اپنے بے بنیاد عقائد مزے لے کر بیان کرتے رہے۔

غرضیکہ ان لوگوں نے توحید باری تعالیٰ میں رخنہ اندازی کی۔ انبیاء کرام خصوصاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی اور بیت اللہ الحرام کے متعلق غلط بیانی کی۔ اور قادیان کے غیر احمدی ان کے حامی و مددگار بنے ہوئے تھے۔ اور خوش ہو ہو کر ان کی خلاف اسلام باتیں اس لئے سن رہے تھے۔ کہ ہر وہ شخص جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف گند اچھالنے میں مہارت رکھتا ہو اسے وہ سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار رہتے ہیں خواہ وہ ان کے اپنے اصول کی بھی ساتھ ہی بیخ کنی کر جائے۔

خاکسار محمد منیر

جماعت ہائے حلقہ دہلی کے لئے ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ حلقہ دہلی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ (۱) اعلان ہذا کے دیکھتے ہی مطلع فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت کی طرف سے ترجمۃ القرآن کی مد میں کتنا چندہ ۲۰ جون تک مرکز میں بھیجا جا چکا ہے۔ اور کتنا باقی ہے۔ (۲) آئندہ ہر ماہ ۱۵ تک مدات کا چندہ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اس کی تفصیل کی ایک نقل مجھے بھی ضرور بالضرور بھیجا کریں۔ تاکہ ریکارڈ مکمل اور درست رکھا جا سکے۔ (۳) کوشش فرمائیں۔ کہ آپ کی جماعت کا سو فیصدی چندہ ترجمۃ القرآن ۳۱ر جولائی تک وصول ہو جائے۔ جیسا کہ مرکز کی خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی کوٹھی نواب لوہارو۔ بلیماراں۔ دہلی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۳ سال قبل کی نصیحت

قرآن کریم کے معنی سیکھو اور ان پر عمل کرو

فرمایا "ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئیے کہ خواہ کوئی ۶۰ برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی قرآن کریم کے پڑھنے اور معنے سیکھنے کی کوشش کرے۔ کون کہتا ہے کہ بڑی عمر میں پڑھا نہیں جاتا۔ جس طرح وہ دنیا کے کاموں میں محنت کرتے۔ اور مشکلات اٹھاتے اور وقت صرف کرتے ہیں۔ اگر اس کا نصف حصہ بھی قرآن کریم کے سیکھنے میں لگائیں تو سیکھ سکتے ہیں۔ یہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ کم از کم قرآن شریف کا تو ترجمہ پڑھ لے۔ اور انسان اور باخدا انسان بنے۔ نہ کہ میاں مٹھو بنے قرآن شریف کے معنے نہ سمجھنا اور یونہی پڑھنا میاں مٹھو بننا ہے۔ پس تم ترجمہ سیکھو اور معنی اور مطلب سمجھو۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے۔ تم قرآن کے بامعنی پڑھنے کی کوشش کرو۔ یہود کی طرح نہ بنو۔ کیونکہ یہ صفت یہود کی ہے۔ کہ تورات ان کے پاس موجود تھی۔ مگر وہ اس کے معنی نہیں جانتے تھے۔ تم مسلمان بنو۔ اور مسلمان ہو کر قرآن کے معنے سیکھو۔ جب سیکھ جاؤ گے۔ تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو گے۔ اور جب عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے اپنا وقت نکالو بوڑھے جوان عورتیں بچے قرآن سیکھیں۔ اور جہاں موقعہ پائیں کوتاہی نہ کریں۔ احمدی جماعت کو شرم کرنی چاہیئے کہ ابھی تک بہت حصے نے قرآن نہیں سیکھا ہمارے لئے دقتیں بھی ہیں۔ کہ احمدی بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی تربیت اور پڑھنے کا زمانہ گزر چکا ہوتا ہے۔ مگر صحابہ میں ایسے آدمی بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے بڑی عمر میں ہی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو پڑھ کر فائدہ اٹھایا۔

انگلستان میں ایک لاطینی زبان کا بڑا ماہر ہوا ہے۔ جس نے ستر برس کی عمر میں علم سیکھا تھا۔ تو قرآن کا ترجمہ سیکھو تاکہ خدا تعالیٰ کے وعید میں نہ آؤ۔ جن کو قرآن آتا ہے۔ وہ دوسروں کو پڑھانے کی کوشش کریں۔ اور جن کو نہیں آتا۔ وہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ مسیح موعود علیہ السلام آنے کی وجہ یہی تھی کہ لوگ یہودی ہو گئے تھے۔ اگر آپ کے آنے کے بعد کوئی یہودی رہتا ہے۔ تو وہ آپ کی بعثت کی غرض سے بالکل بے بہرہ رہتا ہے۔ صحابہ کرام سب مسائل سے واقف تھے۔ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ وہ عربی زبان جانتے تھے۔ اس لئے مسائل سے واقف ہو گئے تھے۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں اب عربوں کو جا کر دیکھ لو۔ کہ قطعاً قرآن نہیں جانتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ فرماتے۔ کہ ایک عالم نے زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر پکا لیا۔ میں نے شکایت کی تو تشریف کرنے کہا کہ یہاں تک میں تو ایسے آدمی رہتے ہیں۔ جو کہ صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تم جو احمد کی طرف منسوب کئے جاتے ہو ایسے بن جاؤ۔ کہ مکمل احمدی اور محمدی ہو جاؤ۔ ورنہ اگر محمدی ہونا کسی کے لئے مفید نہیں ہو سکا۔ تو احمدی ہونا کیا فائدہ دے سکتا۔ خدا تعالیٰ کی کتاب سیکھو اور اس پر عمل کرو۔"

نیز فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں یہ بھی ایک بات پائی جاتی ہے کہ بعض لوگ بڑی جرأت سے قرآن شریف کی آیات کے معنی جو جی میں آئے کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن شریف میں غور اور تدبر کرنا عمدہ بات ہے۔ اور جو لوگ اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جو دل میں معنے آئیں وہی کر دینے یہ بھی درست نہیں ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام اس لئے آئے تھے کہ لوگ یہودی خصلت ہو گئے تھے۔ اور آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت ہماری جماعت قائم ہوئی ہے۔ لیکن ہمارے لئے بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو قرآن شریف کے معنے کرنے میں احتیاط کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے معنے اور آپ کے افعال کے خلاف ہرگز کسی آیت کے معنی نہیں کرنے چاہئیں۔ پھر صحابہ کرام کا جن معنوں پر اتفاق ہو ان کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ قرآن شریف کے معنے کرنے کے قواعد ہیں۔ ان کے مطابق معنے ہونے چاہئیں۔ بعض کم عقل کہتے ہیں۔ کہ خدا صرف و نحو کے قواعد کا پابند نہیں گو خدا تعالیٰ کو صرف و نحو کی ضرورت نہیں لیکن ہمیں تو ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے لغت اور قواعد زبان کے ماتحت کلام نازل نہیں فرمایا۔ تو ہم کس طرح اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کلام جو ہمارے لئے نازل کیا گیا ہو۔ وہ انہی قواعد کو مدنظر رکھ کر اتارا گیا ہو جو کہ ہم جانتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن شریف کے معنی کرنے میں ان باتوں کا لحاظ رکھو

(۱) آیت کی تفسیر جو دوسری آیت نے کر دی ہے اس کو مدنظر رکھو

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس آیت کے معنی فرمائے ہیں ان کو مانو۔

(۳) اس تفسیر کو مانو جو کوئی اللہ کا مامور کرے۔ اور الہام کے ذریعہ اسے جو کچھ بتایا گیا ہو۔

(۴) پھر جن معنوں پر صحابہ کی کثرت رائے ہو

(۵) پھر اپنے قیاس کے ماتحت معنی کرو۔ لیکن اس میں لغت اور صرف و نحو کا بڑا لحاظ رکھو۔ اور کبھی اپنی طرف سے زائد باتیں نہ ملاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا دیتا ہے۔ یہ یہود کی صفت ہے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہماری اصلاح کی ہے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان قواعد سے سر مو اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ کیونکہ ایسے لوگ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ جو خدا کے کلام کے جھوٹے معنے کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے۔ اور اپنے فضل و کرم سے قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے صحیح فہم و فراست عطا فرمائے۔"

محمد ابراہیم واقف زندگی

درس الحدیث

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری

اسلام اور تلوار

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ۔ اس حدیث پر بعض مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جنگ کو اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ در اصل یہ خیال اس کا درست مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اسلام اور تلوار دو متضاد الفاظ ہیں۔ جس مذہب کا اصل لا اکراہ فی الدین ہو اس کو تلوار سے کیا واسطہ۔ مسلمانوں نے جس قدر بھی جنگیں کی ہیں۔ اس میں ان کی حالت مدافعانہ رہی ہے۔ سب سے پہلے جب جنگ کی اجازت ہوئی۔ تو وہ ان الفاظ میں ہوئی تھی۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیراً ولینصرن اللہ من ینصرہ۔ ان اللہ لقوی عزیز (الحج) اس سے ظاہر ہے کہ جنگ کی اجازت یا لڑائی کا امر محض اس بناء پر تھا۔ کہ دشمنوں نے مسلمانوں کو کچلنے کے لئے حملہ کر دیا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی مظلومیت حد کو پہنچ چکی ہے۔ اب ان کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ ان مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے دفاع کریں۔ ھم بدءوکم اول مرۃ جنگ میں کفار نے ابتدا کی تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہ تیغ کرنا چاہتے تھے۔ اور اسلام کو مٹا دینے کے درپے تھے۔ اس وقت اور ایسی حالت میں چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس لئے اب یہ ابھی وقت رکھی جاتی ہے کہ

اور اسی صورت میں جنگ کو روکا جا سکتا ہے۔ جب اصل وجہ دور ہو جائے۔ دین کی اشاعت کے لئے جنگ کی ضرورت نہیں۔ ہاں دین کی حفاظت کے لئے جنگ کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اسی بناء پر اسلام نے جنگ کی اجازت دی ہے۔ اور جب جنگ شروع ہو جائے تو پھر پیٹھ پھیرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر دشمن صلح پر رضامند ہو جائے۔ تو اس سے نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر دشمن صلح کرنے کے خواہاں ہوں تو ضرور صلح کی جائے اس امر کا موجودہ زمانہ کی جرمنی کی حالت سے اندازہ کرو۔ اس نے بار بار صلح کی پیشکش کی مگر آجکل کی مہذب حکومتیں امریکہ برطانیہ اور روس غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے بغیر کسی امر پر رضامند نہ ہوئیں۔ پھر ان کے غیر مشروط ہتھیار ڈال دینے پر بھی ان کے ساتھ کوئی نرمی کا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ ایسا سلوک کرنے کے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں جن سے جرمن قوم بحیثیت قوم باعزت زندگی نہ گزار سکیگی۔ ابھی کل کی خبر ہے۔ کہ جرمنی کے حصے بخرے کر کے مختلف حکومتیں قابض ہو گئی ہیں۔ اور اب جرمنی کا نام ہمیشہ کے لئے مٹ جائیگا اب جرمنی نام سے کوئی ملک موسوم نہ ہوگا۔

مگر اسلام کا زرین اصول یہ ہے کہ جنگ دفاعی حالت میں جائز ہے۔ اور اگر دشمن صلح پر آمادہ ہوں۔ تو ان سے صلح کی جائے۔ اور جنگ فوراً بند کر دی جاتے۔ ہاں اصل فتنہ کا استیصال اور آئندہ کے لئے انسداد ضروری ہے۔ اور اس کی مستقل صورت تو یہ ہے کہ دشمن دل وزبان سے مسلمان ہو جائے۔ اور اسلامی شریعت کے جوئے کو اپنی گردن پر رکھوا لے۔ اس صورت میں وہ مسلمانوں کے بھائی بن جائینگے۔ اور حقوق میں برابر۔ عارضی صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہ لوگ صلح کریں اور آئندہ با امن رہنے کی گارنٹی جزیہ وغیرہ دیں۔ دوسری صورت کا اختیار کرنا لڑنے والے دشمنوں کے ہاتھ میں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھی جنگ کے آغاز کے بعد اسی صورت میں اسے بند کر سکتے تھے کہ دشمن یا امن کی مستقل صورت اختیار کرے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ یا کم از کم عارضی صورت یعنی صلح پر ہی آمادہ ہو جائیں۔ اس حدیث میں جنگ کی علت بیان نہیں کی گئی بلکہ شروع ہو جانے کے بعد اس کے خاتمہ کی صورت بتائی گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ موجودہ تہذیب کی دعویدار حکومتوں کے طریق عمل سے ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ کفار نے جنگ کی ابتدا کی تھی مسلمان دفاعی طور پر نکلے۔ عین میدان کارزار میں بھی کفار کی صلح کی پیشکش کو آپ قبول کرنے پر مامور تھے۔ صرف ایک شرط تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرو۔ اس کی وحدانیت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ۔

جنگ کیلئے نکلنے کا طریق

باب من اراد غزوۃ فوری بغیرھا ومن احب الخروج یوم الخمیس

یہ باب اس بارے میں ہے کہ جنگ میں اصل جہت کو مخفی رکھتے ہوئے کسی اور جہت کی طرف نکلنے کا ارادہ کرنا۔ اور جمعرات کے روز نکلنا۔

کعب بن مالک وہ انصاری ہیں۔ جن کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے سزا ملی تھی۔ ان کے بیٹے عبد اللہ ان کو بڑھاپے میں جبکہ وہ نابینا ہو چکے تھے۔ لاٹھی پکڑ کر ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق تھا۔ کہ جب لڑائی کے لئے نکلتے تو جس طرف لڑائی کے لیے جانا مقصود ہوتا شروع میں اس طرف نہ جاتے۔ بلکہ دوسری طرف نکلتے۔ اور اصل طرف کو اس طرح مخفی رکھتے حضور کو بہت ہی کم اتفاق ہوا۔ کہ کسی جنگ میں اس کے خلاف کریں۔ ہاں جب تبوک کا معرکہ پیش آیا۔ تو حضور نے پہلے سے ہی فرما دیا۔ کیونکہ گرمی شدید تھی راستہ بھی لمبا تھا۔ اور دشمن تعداد کثیر لیکر مقابل پر آیا تھا۔ قیصر روم کی فوجوں سے مقابلہ تھا۔ اس وجہ سے حضورؐ نے مناسب سمجھا کہ پہلے واضح کر دیا جائے۔ کہ کس طرف کو جانا ہے۔ تاکہ تمام صحابہ اچھی طرح تیاری کر لیں۔

بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بعض امور کو کیوں مخفی رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ حالات اور حکمت کے ماتحت ان کا مخفی رکھنا لازمی ہوتا ہے۔ اور حضورؐ کا اسوہ حسنہ اس کے متعلق شاہد ہے۔ کہ ایسے امور کو مخفی رکھا جانا ہی مناسب ہوتا ہے۔ خود صحابہ کو بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہماری منزل مقصود کونسا مقام ہے۔

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعرات کو عام طور پر سفر کے لیے نکلنا پسند فرمایا کرتے تھے۔ اور تبوک کے وقت بھی جمعرات ہی کو روانہ ہوئے تھے۔ سارے ایام ہی خدا کے ہیں۔ اور مقدسوں کے لئے سب ہی بابرکت ہوتے ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ بعض دن دوسرے بعض دنوں سے اپنی برکت میں زیادہ بھی ہوتے ہیں۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر و جنگ کے لئے جمعرات کے روز سفر کو ترجیح دیتے تھے اس میں باطنی حکمتوں کے علاوہ ظاہری فائدہ یہ بھی ہوتا تھا۔ کہ جمعہ اور سفر کی برکات مجتمع ہو جاتیں۔ اور نماز جمعہ کسی منزل پر ادا کی جا سکتی واللہ اعلم بالصواب

بہر حال اسوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق جمعرات کا دن سفر کے لئے مبارک قرار دیا گیا ہے۔ مبشر احمد ونیس

سیرالیون کے تاریخی حالات اور اشاعت اسلام کے روشن امکانات

مخلص احمدی نوجوانوں کے لئے خدمات دین بجالانے کا نادر موقع

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن نے اپنے مشن کے گزشتہ تین ماہ کی تبلیغی رپورٹ میں جن اہم امور کا ذکر کیا ہے۔ ان سے احباب جماعت آگاہ ہو چکے ہیں۔ ان حالات اور واقعات کو پیش کرنے کے بعد مولوی صاحب موصوف نے اس ملک کے تاریخی حالات بیان کرنے اور عیسائیوں کی غیر معمولی کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد جہاں یہ بتایا ہے۔ کہ احمدیت کی اشاعت کے نہایت روشن امکانات موجود ہیں۔ وہاں اس بات کی بے حد ضرورت ظاہر کی ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کی خاطر سر فروش احمدی مجاہدین زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔ خدمات اسلام سرانجام دیں

یہ مضمون درج ذیل کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ خاص طور پر اس کا مطالعہ کریں۔ اور اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔

سیرالیون کالونی کی بنیاد ۱۷۸۷ء عیسوی میں ولیم ولبرفورس۔ ٹامس کلارکسن اور چند اور قابل ہستیوں کے ذریعہ اس مقصد کے لئے رکھی گئی کہ یہاں امریکہ اور یورپ سے آزاد شدہ افریقن غلاموں کو آباد کیا جائے۔ چنانچہ پارلیمنٹری ایکٹ ۱۸۰۷ء کے ماتحت بحر اوقیانوس کے ہر اس جہاز کو جو غلاموں کی تجارت کرتا تھا یا غلاموں سے بھرا ہوتا تھا پکڑ لیا جاتا اور جتنے بھی افریقن غلام اس پر ہوتے سب کو آزاد کر کے اس کالونی میں آباد کر دیا جاتا جہاں اب فری ٹاؤن کا شہر ہے اسی وجہ سے اس مقام کا نام بھی فری ٹاؤن رکھا گیا ان غلاموں میں سے بعض مسلمان بھی تھے۔ جو فری ٹاؤن میں آکر آباد ہوتے اور باقاعدہ رہنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے ذریعے آہستہ آہستہ اس ملک میں اسلام پھیلتا گیا۔ اس کے بعد سیرالیون کے اردگرد کے علاقوں کے فولا اور مینڈنگو قوم کے چند مسلمان بھی ہجرت کر کے فری ٹاؤن اور اس کے قریب کے علاقہ میں آ بسے جس سے یہاں اسلام اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔

عیسائیوں کی مسلمانوں کے خلاف شکایات

لیکن جونہی اسلام نے اس کالونی میں جڑ پکڑی عیسائی مشنوں نے مسلمانوں کے خلاف اس وقت کے گورنر صاحب بہادر کے ہاں جنہوں نے ۱۸۰۸ء میں اس کالونی کی باگ ڈور سیرالیون کمپنی سے لی لمبی لمبی درخواستیں لکھیں جن میں مطالبہ کیا۔ کہ اسلامی عبادات اور احکام کی علی الاعلان پیروی اور ان پر عمل حکماً منع کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۸۳۹ء میں متواتر چار درخواستیں گورنمنٹ کے ہاں پیش کیں۔ جن میں سے صرف ایک یہاں درج کی جاتی ہے جس سے احباب اندازہ کر سکیں گے۔ کہ درخواستیں لکھنے والوں نے اسلام کے خلاف کس قدر جھوٹ اور کینہ توزی کا اظہار کیا۔ لکھا۔

"بخدمت جناب گورنر صاحب بہادر اور بورڈ آف کونسل سیرالیون کالونی۔

ہم کریچین مشن سوسائٹی کے ممبر عاجزی سے جناب کی خدمت میں سیرالیون کے مسلمانوں کے متعلق ذیل کے امور پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اس کالونی میں مسلمانوں کی تعداد دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ اور وہ اب بغیر کسی خوف و خطر کے علی الاعلان اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرتے اور اپنے تہوار مناتے ہیں۔

۲۔ مسلمانوں کے علماء اور ٹیچر وغیرہ اردگرد کے دیہات میں جاکر آزاد شدہ افریقن غلاموں کو اب پھر اسلام جو کہ غلامی کا بہت حامی ہے کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان دیہات کے لوگ اب اپنے بچے بھی اسلامی نماز وغیرہ سکھانے کی خاطر فری ٹاؤن کے مسلمانوں کے پاس بھیج رہے ہیں۔ تاکہ وہ بھی اس بت پرستی۔ بدعت اور دھوکہ بازی سے پر اور جنگی مذہب کے پیرو اور گرویدہ بن جائیں۔

۳۔ ایسے آزاد شدہ افریقن غلام جو ان مسلمان ٹیچروں کے زیر اثر ہیں۔ عیسائی مذہب کی تعلیمات کی طرف اب بالکل توجہ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی عیسائیت کی عزت کرتے ہیں۔ بلکہ اتوار کو بھی اپنے گھروں اور دکانوں میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اور اس دن کو بالکل عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

اس لئے ہم جناب گورنر صاحب اور بورڈ آف کونسل سے درخواست کرتے ہیں کہ چونکہ مسلمانوں کا اس طرح آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنا نہ صرف ہم سب کے آبائی مذہب عیسائیت کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ بلکہ اخلاقی اور ملکی و تمدنی لحاظ سے اس ملک کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اس لئے ہم نہایت عاجزی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ براہ مہربانی اس نقصان رساں مذہب اور اس کے پیروؤں کو حکماً عام اور آزادانہ طور پر اس پر عمل کرنے اور کرانے سے منع کر دیں۔ اور ایسا طریق اختیار کریں۔ کہ افریقن آزاد شدہ غلام اسلام کے ہتھکنڈوں سے بچ جائیں اور صرف عیسائی مذہب کی تعلیم اور ہدایات پر انحصار رکھیں۔ ہم سب دستخط کنندہ جناب کے لئے ہمیشہ دعا کرتے ہیں۔ تاریخ ۱۳ جنوری ۱۸۳۹ء

کریچین مشن سوسائٹی کے آٹھ بڑے نمائندوں کے دستخط (Sierra Leone Studies No: 21. January 1839)

زبردستی عیسائی بنانے کا حکم

ان درخواستوں کے مطابق اس وقت کی گورنمنٹ نے تمام نئے آنے والے آزاد شدہ مسلم غلاموں کو زبردستی عیسائی بنانے کا حکم دے دیا۔ اور نہ صرف فری ٹاؤن میں اس وقت کے مسلمانوں کو آزادی سے علی الاعلان اذان کہنا یا پبلک میں نماز ادا کرنا منع کر دیا۔ بلکہ پولیس کے ذریعہ ان کی مسجد جلوا دی۔ بعض کو قید کر دیا۔ اور اکثر کو تین ماہ کے اندر اندر کالونی سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ عیسائی پبلک کی طرف سے بھی ان پر ہر طرح کے مظالم و مصائب ڈالے گئے اور تنگ کیا گیا۔

نئے گورنر کی آمد

خدا کی قدرت تین ماہ نہ گزرنے پائے تھے۔ کہ اس گورنر کی تبدیلی ہو گئی۔ اور نئے گورنر نے پوری تحقیق کر کے کولونیل سیکرٹری صاحب کو لندن لکھا۔ اور پھر اس بارے میں پہلے احکام کو بالکل منسوخ کر دیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کی جان میں جان آئی۔ اور وہ آزادی سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگے۔ لیکن کسی خاص بیرونی مسلم مشن یا سوسائٹی کی علمی یا مذہبی مدد نہ پہنچنے کے باعث اس آزادی کے باوجود بھی مسلمان عیسائی مشنوں اور انکی علمی اور مذہبی کارروائیوں کے زیر اثر دبے ہی رہے۔

عیسائیوں کا ہر پہلو سے غلبہ

دوسری طرف عیسائی لوگ زندگی کے ہر شعبہ میں ان سے بہت آگے بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ عیسائی مشنریوں نے اپنی تبلیغ سکولوں ہسپتالوں اور دیگر حیلوں سے کئی ہزار مسلمانوں اور سینکڑوں مسلم قبیلوں کو عیسائی کر لیا۔ اور اب تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ کہ سیرالیون میں ہر سرکاری اور غیر سرکاری محکمے میں ۹۰ فی صدی سے زیادہ عیسائی ہی پوسٹیں اور نوکریاں لئے بیٹھے ہیں۔ اور مسلمان ہر طرح سے ان کے محتاج ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس وقت اعداد اور شمار کے لحاظ سے مسلمان کہلانے والوں کی تعداد ملک میں زیادہ ہے۔ پھر بھی جہاں عیسائیوں کے سینکڑوں پرائمری اور ہائی سکول اور بہت سے کالج ہیں۔ وہاں مسلمانوں کا پانچ احمدیہ سکولوں کے علاوہ تمام ملک میں صرف ایک چھوٹا سا پرائمری سکول ہے۔ اس کے علاوہ جہاں عیسائیوں کے کئی اخبارات رسالے اور سینکڑوں لندن سے سند یافتہ ڈاکٹر۔ وکیل اور سرویئر وغیرہ ہیں۔ وہاں مسلمانوں میں سے ایک بھی ان پوزیشنوں کا مالک نہیں ہے۔

ملک کی تقسیم

اس ملک کے دو بڑے حصے ہیں۔ کالونی اور پروٹیکٹوریٹ۔ فری ٹاؤن اور اس کے اردگرد کا ۱۲۵۰ مربع میل کا علاقہ کالونی کہلاتا ہے۔ اور اس کے بعد ۲۶۰۰۰ مربع میل کا علاقہ پروٹیکٹوریٹ۔ پروٹیکٹوریٹ میں دو سو سولہ (۲۱۶) کے قریب چیفڈمیں یعنی ریاستیں ہیں۔ جو مقامی پرائیویٹ چیفوں کے ماتحت ہیں۔ یہ چیف ٹیکس وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ اور ڈی سی صاحبان کی ہدایات کے ماتحت اپنی اپنی ریاستوں میں حکومت کرتے ہیں۔ اور عام امور میں تقریباً خود مختار اور ریاست کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ ان چیفوں میں سے اکثر غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ گو تعلیم یافتہ بھی بہت ہیں۔ غیر تعلیم یافتوں میں سے بعض برائے نام مسلمان ہیں۔ اور باقی لامذہب یا بت پرست اور کافر۔ تعلیم یافتوں میں سے اکثر عیسائی ہیں سوائے چند ایک کے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

عربی زبان سے محبت

عیسائی چیفوں کے علاوہ باقی تقریباً سب مسلمان و غیر مسلمان چیف اور ان کی رعایا۔ اسلام اور مسلم فرقہ علماء اور عربی زبان سے باوجود مسلمان نہ ہونے کے بہت عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اور مسلمان ہونے کو بھی تیار ہیں۔ بشرطیکہ ان کی پرانی عادتوں اور سوسائٹیوں کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ ان چیفوں میں سے بیسیوں احمدیت کی اس لئے مخالفت کرتے ہیں یا کریں گے۔ کہ ہم ان سے یا ان کی رعایا سے اسلامی تعلیم کے باقاعدہ پابند ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر برخلاف اس کے ان کے پرانے علماء و امام ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ بلکہ خود بھی بعض دفعہ مشرکانہ باتوں میں ان کے شریک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ورد پڑھتے جھاڑ پھونک کرتے۔ اور ان کو قرآن کریم کی آیات سے تعویذ بنا کر دیتے ہیں۔ جن پر ان چیفوں کو حد سے زیادہ عقیدت و اعتبار ہے۔

احمدی مبلغین کی ضرورت

اسی طرح ان میں سے بیسیوں احمدی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ (گو فی الحال برائے نام ہی ہوں) اور اگر نہ بھی ہوں۔ تو ہمیں اپنی چیفڈموں میں کام کرنے کے لئے نہ صرف ہمیشہ دعوتیں دیتے رہتے ہیں۔ بلکہ فی الواقعہ اگر ہم ان علاقوں میں کام کریں۔ تو ہر قسم کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ اور وہاں کامیابی کی بھی بہت زیادہ امید ہے۔ تین پیرامونٹ چیفوں نے باقاعدہ تحریری طور پر ہم سے اپنے اپنے علاقوں کے لئے ایک ایک مستقل احمدی مبلغ کا مطالبہ کر رکھا ہے۔ جن کے اخراجات وغیرہ کے ہمیشہ وہ اور ان کی رعایا ذمہ وار ہوگی۔ یہ باقاعدہ درخواستیں اور عہد نامے مدت سے قادیان مبلغین کے پاسپورٹ بنوانے میں سہولت بہم پہنچانے کے لئے ناظر صاحب کے حکم کے ماتحت بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور اب ہم اور وہ درخواست کنندہ چیف اس انتظار میں ہیں۔ کہ ان تحریروں کے ماتحت مبلغ یہاں پہنچیں۔ یہ چیف ہمیشہ ہم کو یاد دہانی کراتے رہتے ہیں۔ کہ کیا وجہ ہے کہ ان کی درخواستوں کے مطابق ان کو اب تک مبلغ مہیا نہیں کئے گئے۔ مبلغین کی اس بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر جماعت کے جملہ قابل نوجوانوں کو اب خود آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ حضور پر نور جلدی ہماری ان درخواستوں کو عملی طور پر شرف قبولیت بخش سکیں۔ میٹرک یا احمدیہ سکول کی ساتویں جماعت پاس نوجوان یہاں بخیر و خوبی کام کر سکتے ہیں۔

بعض ریاستوں پر احمدیت کا اثر

مذکورہ بالا دو سو سولہ (۲۱۶) چیفڈموں میں سے گزشتہ پانچ سالوں میں ہم صرف پچیس چیفڈموں میں جا سکے ہیں۔ جن میں سے بعض میں کئی دفعہ جا کر کئی کئی مہینے ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان پچیس میں سے تقریباً بیس میں جماعتیں قائم ہیں۔ بعض میں صرف ایک دو ہی احمدی ہیں۔ اور بعض میں دو دو تین تین جماعتیں بھی ہیں۔ جن کی کل تعداد ایک ہزار افراد ہوگی۔ ان میں سے صرف پانچ چیفڈموں میں ہمارے سکول قائم ہیں۔ لیکن ہمارے یہ سکول ظاہری قوت و تعداد کے لحاظ سے عیسائی مشنوں کے سکولوں کے مقابل کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ کالونی کے عیسائی سکولوں کے علاوہ مذکورہ دو سو سولہ (۲۱۶) چیفڈموں میں سے تقریباً ہر ایک میں عیسائی سکول موجود ہیں۔ بلکہ بعض چیفڈموں میں ان کے پانچ پانچ پرائمری سکولوں کے علاوہ ہائی سکول اور کالج بھی ہیں۔ ان سکولوں کا واحد مقصد بچوں کو عیسائی بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پروٹیکٹوریٹ کے اکثر تعلیم یافتہ لوگ عیسائی ہیں۔ اور ان میں اکثریت ایسوں کی ہے۔ جن کے باپ دادا بلکہ تمام خاندان مسلمان تھے۔ یا اب تک ہیں۔ گویا اس ملک کی تعلیم کا تمام کام عیسائی مشنریوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور تعلیمی لحاظ سے مسلمان بلکہ ہر مذہب کا انسان یہاں عیسائی سوسائٹیوں کا محتاج ہے۔ اور جب تک اپنے آپ کو عیسائیت کے سپرد نہ کر دے۔ تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ یہاں کے مسلمانوں کی تعلیمی تمدنی اور سوشل ناگفتہ بہ حالت کا یہی بہت بڑا سبب ہے۔ تجربہ اس بات کا شاہد

ہے۔ کہ یہاں عیسائیوں کی اتنی بڑی قوت اور اثر و رسوخ اور یہاں دو صدیوں سے کام کرنے کے باوجود بھی اب تک ان تمام دو سو سولہ ۲۱۶ چیفڈموں کے لوگ اسلام کی طرف عیسائیت سے نسبتاً زیادہ مائل ہیں۔ اور باوجود عیاشی اور دنیاداری میں مبتلا ہونے کے اسلام کو عقیدۃً اچھا مذہب خیال کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہاں کے تعلیم یافتہ عیسائی بھی مصیبت کے وقت کسی پادری کے پاس جانے کی بجائے مسلمان عالموں سے ہی تعویذ وچلے یا ورد وغیرہ کراتے ہیں۔ گو اس قسم کے تعویذ وغیرہ شرک میں شامل ہیں۔ اور اسلام اس امر سے بری ہے۔ لیکن ان کے اس فعل سے یہ ثابت ہے۔ کہ اندرونی طور پر ان لوگوں میں اسلام قبول کرنے کی قابلیت ضرور موجود ہے۔

نوجوانانِ جماعت سے اپیل

ان حالات کے پیش نظر یہ عاجز جماعت کے نوجوانوں سے اپیل کرتا ہے کہ مغربی افریقہ اور خصوصاً سیرالیون کے بے بس باشندے جو پہلے ہی جہالت اور گمراہی کے عمیق گڑھے میں گرے پڑے ہیں۔ اب دجالی فتنے اور صلیبی جنرلوں کی کڑی زنجیروں میں جکڑے جا رہے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ ان کے پاس ان زنجیروں سے آزادی حاصل کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے۔ اور اب جبکہ وہ دجالی جیلے اور زنجیریں روز بروز انہیں اور ان کی اولادوں کو زیادہ جکڑتے چلے جا رہے ہیں وہ زبان حال سے فرزندان کاسر صلیب (علیہ السلام) کی مدد کے طلبگار ہیں۔ اور ان کی قابل رحم حالت دن بدن یہ کہہ رہی ہے کہ اے مسیح محمدی کے اکھاڑے کے پہلوانو! اور اے قاتل دجال کی فوج کے بہادر سپاہیو! آؤ اور ہماری مدد کرو۔ آؤ کہ ہم جہالت اور تاریکی کے گڑھوں سے نکلنے کے لئے تمہارے سہاروں کے محتاج ہیں۔ آؤ اور آج قادیان میں اترے ہوئے دودھ سے چند گھونٹ ہمیں بھی پلا کر ہماری پیاس بجھاؤ۔ اور ہمیں دجال کے جال اور اس کے مکار حیلہ ساز راہ گیروں سے نجات دلاؤ کہ تم کو ہی خدا نے اپنے مسیح کے ذریعے یہ روحانی طاقت دی ہے۔ اور تم ہی کے ذریعے مسیحیت کی مصنوعی زنجیریں پگھل کر اس طرح ہباءً منثورا ہو سکتی ہیں جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

سوائے آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارو! اور اے میرے پیارے بھائیو! آؤ اور ہماری طرح بلکہ ہم سے بھی بڑھ کر اس آخری جہاد کے میدان میں خدا اور اس کے رسول کی خاطر کام کرتے ہوئے ابدی زندگی حاصل کرو۔ اور تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے نہ مٹنے والے ستارے بن جاؤ۔ گو ہم ہرگز تھکے نہیں اور نہ ہی اب تک بفضل تعالیٰ بازی ہارے ہیں۔ لیکن میدان وسیع ہے۔ اور کام ہماری طاقت سے بہت بڑھ کر۔ پس آؤ اور ہمارا ہاتھ بٹاؤ۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے پیارے امام کی توجہ و دعائیں اور تمہاری ان تھک کوششوں کے نتیجے میں ہم کو اپنی زندگی میں ہی اس روحانی جنگ کے اختتام اور فتح کے دن دیکھنے نصیب ہو جائیں۔ یہاں عیسائی مشنری مرد و عورتوں کا ایک باطل مذہب کی خاطر قربانیاں اور دن رات جد و جہد کرنا اور مختلف قسم کی ناقابل برداشت تکالیف اٹھانا دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اور بعض دفعہ شرم آتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم کما حقہ اپنی ذمہ واریاں ادا نہیں کر رہے۔ گزشتہ دو صدیوں میں مغربی افریقہ میں عیسائیت کی خاطر سینکڑوں یورپین مردوں اور عورتوں کا یہاں اپنی تمام زندگیاں گزار دینا بیسیوں کا یہاں قتل ہو جانا یا کام کرتے کرتے بیمار ہو کر مر جانا وغیرہ دیکھ کر ایک طرف ان لوگوں پر رحم آتا ہے تو دوسری طرف یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر یہ لوگ ایسے مذہب کی خاطر اتنی قربانیاں کر سکتے ہیں تو ہمارے لئے شرم کی بات ہوگی کہ اگر ہم حق و صداقت کی خاطر اس سے بڑھ کر نہ کریں۔ سوائے نونہالان جماعت! موت تو یوں بھی آنی ہے۔ آؤ ایسی موت مریں کہ ہمارا مرنا ہمارے لئے ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو۔ اور ایک حیوان کی موت نہ مریں۔ اب وقت آگیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ اور منشاء کے مطابق ہم احمدی نوجوان اپنی روحانی تلوار قرآن کریم ہاتھ میں لے کر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فقیروں کی طرح دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نکل کھڑے ہوں اور نہ دم لیں اور نہ واپس لوٹیں جب تک ہر دور دراز جانوں کو مسیح قادیانی کے روحانی چشمے کے پانی سے سیراب نہ کر لیں۔ اس وقت ہم یہ دعویٰ کرنے کے قابل ہوں گے کہ ہم نے اپنی ذمہ داریاں ادا کر دیں۔ اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی امانت دنیا تک پہنچا دی۔ پہلوں نے یہ طریق اختیار کرتے ہوئے دنیا کے چاروں کونوں میں نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ پہنچائی اور فتوحات حاصل کیں۔ جس طرح وہ اور ان کی قربانیاں ضائع اور رائیگاں نہ گئیں بلکہ انہوں نے ابدی آرام پایا اسی طرح ہم بھی اگر ان کے نقش قدم پر چلیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اور انہی انعامات کا ہمیں وارث بنائے گا جن کا وہ بنے۔

پیارے بھائیو! کیا یہ امر ہمارے روحانی باپ سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک روحوں کی تکلیف کا موجب نہ ہوگا کہ باوجود ان کے روحانی فرزند کہلانے کے ہمارے جیتے جی اسلام و احمدیت اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے دشمن تو اپنی ان تھک اور جان توڑ کوششوں سے ہزاروں فرزندانِ توحید کو اپنے جال میں پھنساتے چلے جائیں۔ مگر ہم میں سے اکثر اپنے وطنوں اور گھروں میں میٹھی نیند سوئے ہوں۔ اور اس بات سے دلوں کو تسلی دے لیں کہ خدا تعالیٰ خود اسلام کو جملہ ادیان پر غالب کر دے گا۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح کو راحت پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کی یہی صورت ہے کہ ہم امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کو دنیا میں زندہ کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کی نیت سے میدان میں کود پڑیں اور برکات آسمانی کے اس زمانہ کو ضائع نہ ہونے دیں اور مجنونوں کی طرح دنیا میں تبلیغ اسلام کے ذریعے سے ایک حشر بپا کر دیں۔ جس سے قیامت تک پھر دنیا میں کبھی روحانی موت نہ آئے۔ پس اے میرے پیارے بھائیو! اٹھو اور آج ہی اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ اور امام کے سپرد کر دو۔ ورنہ کیا معلوم کہ کل ہی موت کا دستہ آ گلا گھونٹ دے اور ہم ع "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کے مصداق بن کر رہ جائیں۔

اگر آج ہماری اولادیں یا جائدادیں اور دیگر دنیوی ذمہ داریاں ہمیں اسلام اور احمدیت کی خاطر قربانیاں کرنے اور قربان ہو جانے سے روکتی ہیں۔ تو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور وہ پاک جماعت جس کا ہم کو خدا تعالیٰ نے مثیل بنایا ہے۔ اس کے پاس بھی یہ سب چیزیں موجود تھیں اور ہر قسم کی دنیوی ذمہ داریاں ان پر تھیں۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے سب کچھ خدا کے سپرد کر کے اپنے گھروں کو چھوڑا۔ اور شمع محمدی کے نور کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کو پیدا کرنے کا موجب بننا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے انّ اھتدا و نفس واحدۃ خیرٌ لاحدکم من ان یکون لہ وادیان من الابل۔ کہ ایک نفس کو ہدایت کا رستہ دکھانا اونٹوں کی دو وادیوں کے مالک ہونے سے کئی درجے بہتر ہے۔ دنیا ہدایت کی پیاسی ہے۔ آؤ اس تک ہدایت پہنچا کر ایک طرف اپنے پیارے آقا و مولیٰ کی حدیث کو پورا کریں۔ اور دوسری طرف دنیا کے لوگوں پر اتمام حجت کریں۔

خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری مولوی فاضل
مجاہد سیرالیون

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت تکیہ دس ۶ عمر پچاس ۱۳ ار ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ممبئی سے تجارت

ہم ممبئی سے مختلف اشیاء باہر بھجوانے اور باہر کی اشیاء ممبئی میں فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب ہم سے بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہیں۔

UNIVERSAL AGENCIES
2/5 HABIB MANSION
CHARNI ROAD
BOMBAY - 4

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اُتر آئیں گے مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح ہیں نہ مہدی۔ نہ اُمتی نبی۔ انکے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔

اگر ان کے ہمخیال کوئی صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے تو ہم ان کو دو ہزار روپیہ انعام دینگے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اُردو۔ اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کپڑے کی مہیا مقدار

باریک اور نفیس کپڑے کی پیداوار میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ کپڑے کے کارخانے آجکل عام ضرورت کے کپڑے کی چند محدود اقسام کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں، جن کی پیداوار کو زیادہ بڑھانا مقصود ہے۔

کپڑے کی ان محدود اقسام پر اکتفا کر کے موجودہ مشکلات کو حل کرنے میں مدد دیجئے۔ بلکہ اگر آپ کپڑے کی خریداری مہینے تک اور ملتوی کر دیں تو اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کی بڑی مدد کریں گے۔ اگر کپڑا اس وقت خریدنا لازمی ہے۔ تو خوب ضرورتوں کے لائق خریدیئے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائز نئی دہلی نے شائع کیا
AAA 347

تارک افیون

مدک وچانڈو وغیرہ کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں اگر اسکو کچھ استعمال کر کے اپنی زندگی کو لے بیٹھتی۔ بہر اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے اور افیون کھا کر اپنے روپے کو برباد کر تے ہیں اس دوا کے استعمال سے افیم مدک وچانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جمائی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیر میں درد ہوتا ہے پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے

پتہ مولوی حکیم ثابت علی نیچ زبان محمود نگر لکھنؤ

تعمیر مکانات کے متعلق

ضروری امور قابل غور

(۱) احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے۔ وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور تکمیل مکان کے لئے زیر بار ہونا پڑتا ہے

(۲) اس قباحت سے بچنے کے لئے **رفیق اینڈ کو** نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے پیش نظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے

(۳) مکان صحت افزا۔ ہوادار اور کفایت شعاری کے اصولوں پر تیار ہو گا

(۴) مشورہ مفت ہو گا۔

(۵) نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اجرت لی جاوے گی۔

(۶) جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے یہ کام **واجبی کمیشن** پر کیا جائے گا ——— !

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان میں

تیار کردہ

کونین (بائی ہائیڈرو) ایمیٹین کیمفر ان آئل کے ٹیکے اپ ٹو ڈیٹ لیبارٹری میں تیار شدہ

کیفین اسپرین کی سردرد کی ٹکیاں بہترین مشینری سے تیار کردہ

BADR

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

ڈاکٹر صاحبان فہرست طلب فرمائیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۲ر جولائی۔ امید ہے۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں اور ڈیلیگیٹوں کے درمیان صلاح مشورہ غیر رسمی طور پر شروع ہو جائے گا۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبران سروجنی نیڈو۔ پی۔ سی گھوش اور شنکر راؤ دیو آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

شملہ ۲ر جولائی۔ مسلم لیگ کے کیمپ میں آج کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ البتہ اپنے طور پر صلاح مشورے ہو رہے ہیں۔ چار دن تک سارے ممبر یہاں پہنچ جائیں گے۔ تو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ شروع ہوگا۔

شملہ ۲ر جولائی۔ جمیعۃ العلماء ہند کے صدر مولوی حسین احمد صاحب مدنی یہاں اس لئے آئے ہیں۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد سے ملیں۔ اور نیشنلسٹ مسلمانوں کی رائے کا اظہار کریں۔

شملہ ۲ر جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو بنگال کے شمس الدین احمد کا تار موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مزید یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سر ناظم الدین کو بنگال کی نمائندگی کرنے کا حق نہیں ہے۔ اگر کانگرس نے نیشنلسٹ مسلمانوں کی نمائندگی نہ کی۔ تو وہ صرف ہندوؤں کی نمائندہ بن کر رہ جائیگی۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ خبر آئی ہے۔ کہ جو دستے بالک پاپن پر اترے تھے۔ انہوں نے سمندری کنارے کے ساتھ ایک میل لمبا اور آدھ میل چوڑا مورچہ بنا لیا ہے۔ اس وقت یہ دستے ہوائی میدانوں پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ بورنیو میں دو اور جگہ بھی اتحادی دستے اترے ہیں جنرل میکارتھر خود اس جزیرہ میں فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲ر جولائی۔ کوئی پانچ چھ سو بھاری امریکن بمبار دوں نے خاص جاپان پر بڑے زور سے حملہ کیا۔ یہ حملہ اتنے زور کا تھا۔ کہ اس وقت تک اتنا بڑا حملہ کبھی نہیں کیا گیا۔ ہانشو اور کیوشو کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ ۴ ہزار ٹن کے آگ لگانے والے بم گرائے گئے۔

واشنگٹن ۲ر جولائی۔ مسٹر گریو نائب وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر خارجہ کے خاص نمائندہ مسٹر ولیم فلیس نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ مسٹر ولیم فلیس نے پچھلے سال صدر روز ویلٹ کے ذاتی نمائندہ (برائے ہندوستان) کے عہدہ سے بھی استعفیٰ دے دیا تھا۔

نئی دہلی ۲ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ۲۹ر جون کو بنگلور کے قریب ایک گاؤں میں ایک فوجی ہوائی جہاز گر کر پاش پاش ہو گیا۔ جس سے ۱۰ دیہاتی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ کچھ جھونپڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس اور چیکوسلواکیہ کی حکومتوں کے درمیان ماسکو میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے چیکوسلواکیہ کے مشرقی صوبہ روتھینیا کو روس کے حوالے کر دیا جائیگا۔ اس معاہدہ پر روس کے وزیر خارجہ مالوٹوف اور چیکوسلواکیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر اوڈنک نے دستخط کئے ہیں۔ روتھینیا کا صوبہ جنگ شروع ہونے تک چیکوسلواکیہ کا صوبہ تھا۔ معاہدہ میں لکھا ہے۔ کہ روتھینیا کے لوگوں کی خواہش کے پیش نظر اس کا الحاق روس سے کیا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۲ر جولائی۔ امریکن طیاروں کے فضائی حملوں کی وجہ سے ٹوکیو اور اوکاساکی بہت سی عبادت گاہوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

شملہ یکم جولائی۔ ستیارتھ پرکاش ڈیفنس کمیٹی کے داعی مہاشہ برج لال نے سندھ کے رئیس الوزارت سر غلام حسین ہدایت اللہ سے ملاقات کی اور ان سے استدعا کی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر جو پابندی عاید کی گئی ہے۔ اسے واپس لے لیا جائے۔

روما۔ ۲ر جولائی۔ ایڈمیرل ڈارنان کو میلان کے قریب گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ وشی گورنمنٹ کا وزیر داخلہ اور گسٹاپو کا انچارج تھا۔

کراچی ۲ر جولائی۔ سندھ میں جو حر خفیہ ہو گئے تھے۔ وہ اب سندھ کی سرحدوں کی ریاستوں میں نمودار ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ سندھ گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری کو تار موصول ہوئے ہیں۔ جن میں ریاست جیسلمیر کے ایک افسر کے قتل کے متعلق حروں پر شک کا اظہار کیا گیا ہے۔

نیویارک ۲ر جولائی۔ ڈ ٹرائٹ اور سپینٹ کے کارخانوں میں ہڑتال ختم ہو چکی ہے۔ لیکن تین ریلوں پر سٹرائیک کا خطرہ ہے۔ جس میں ۵۰ ہزار مزدور شامل ہوں گے۔

سری نگر۔ ۲ر جولائی۔ جموں و کشمیر کے نئے وزیر اعظم رائے بہادر پنڈت رام چندر کاک نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

لاہور ۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈائرکٹر جنرل میونیشنز پروڈکشن انڈیا نے تمام جنگی ٹھیکہ داروں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں انہیں خبردار کیا گیا ہے۔ کہ انہیں اپنے کارخانے جاری رکھنے کے لئے سرکاری آرڈروں پر بھروسہ نہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ سرکاری مانگ کسی وقت بھی کم ہو جائے۔ کیونکہ یورپ کی لڑائی ختم ہو جانے پر اور مشرق کی جنگ تسلی بخش طریقہ پر جاری ہونے کے علاوہ حیدری مشن کی کامیابی کے باعث بہت سے جنگی آرڈر ہندوستان سے برطانیہ منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ہندوستان سے جنگی اخراجات کا بار کم ہو جائے۔ اور ہندوستانی کارخانہ دار شہری استعمال کے لئے مال ریلیز کر سکیں۔ ان حالات میں ہندوستانی کارخانہ داروں کو چاہیئے کہ اب وہ جنگی سامان تیار کرنے کی بجائے شہری ضروریات کی جانب متوجہ ہوں۔

کلکتہ ۲ر جولائی۔ کرنل بی۔ بی باسو ڈپٹی رجنل کمشنر ریڈکراس نے کلکتہ کی روٹری کلب کو بتایا کہ ہندوستانی ریڈکراس نے جنگ کے شروع ہونے سے ۱۱ر نومبر ۱۹۴۴ء تک ریلیف کے مختلف کاموں میں ۳۱۴۰۰۰۰۰ (تین کروڑ چودہ لاکھ) روپیہ خرچ کیا ہے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ اوٹاوہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی بیلون اور سرنگیں ابھی تک کینیڈا کے مغربی ساحل کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہیں۔ فوجی حکام اس خطرہ کے سد باب کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ برٹش کامن ویلتھ ایر کونسل کی کانفرنس ۹ر جولائی کو لنڈن میں منعقد ہو رہی ہے۔ تاکہ برٹش کامن ویلتھ کے تمام ممالک کی بندرگاہوں میں ہوائی رستوں کے نزدیک ترین رستے تجویز کرنے کی تیاریاں کیجائیں۔ اس میں ہندوستان کے علاوہ ۹ اور ممالک اپنے اپنے نمائندے بھیج رہے ہیں۔ اس کی صدارت کے فرائض لارڈ ونٹن برطانوی وزیر سرانجام دیں گے۔

شملہ ۲ر جولائی۔ ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے اعلان کیا ہے۔ ۸ر جولائی کو رائل انڈین نیوی اور رائل نیوی کی یادگار منائی جائے۔

گوام ۲ر جولائی۔ ایڈمیرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی فوجوں نے ہیوم جزائر پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزائر اوکیناوا کے مغرب میں واقع ہیں۔

کنساس سٹی۔ ۲ر جولائی۔ مسٹر جیمز ایف برنیز امریکہ میں سیکرٹری آف سٹیٹ منتخب کئے گئے ہیں۔ اس انتخاب کی تصدیق کے لئے ان کا نام جلدی سینیٹ کو بھیج دیا جائیگا۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ لنڈن ٹائمز میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تین عظام کی میٹنگ منعقد ہونے والی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ میٹنگ برلن میں ہوگی۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ پراگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ بوہیمیا اور موراویا کا پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہاشا پراگ میں انتقال کر گیا ہے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ تمام برطانوی فوجیں شمالی اٹلی سے اس سال کے آخر تک واپس بلائی جاویں گی۔ سوائے ان کے جو آسٹریا بھیجی گئی ہیں۔

اعلان نکاح

۲۸ر جون بروز جمعرات بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں میرے چھوٹے بھائی اخوند حمید اللہ خاں غلزئی کے نکاح کا صالحہ صدر الجہاں بیگم بنت مکرمی مخدومی جناب قاسم علی خاں صاحب رامپوری کے ساتھ بعوض پانصد روپیہ پر اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت کرے۔ آمین۔ خاکسار اخوند محمد عبد القادر خاں پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان